نبیٔ رحمۃ للعلمین ﷺ کی سنت اور احادیثِ مبارکہ کا مُقام و مرتبہ اور اس کی اہمیت و ضرورت

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَكْمَلَ لَنَا الدِّينَ، وَمَنَّ عَلَيْنَا بِسَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، وَأَمَرَنَا بِطَاعَتِهِ، وَاتِّبَاعِ أَحَادِيثِهِ وَالْعَمَلِ بِهَدْيِهِ وَسُنَّتِهِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى: ﴿ **وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ**﴾(١).

محترم حضرات و سامعین گرامی قدر! رب ذوالجلال والاکرام کا انسانیت پر یہ عظیم احسان ہیکہ اس نے نبی رحمۃ للعلمین ﷺ کو رسول بنا کر مبعوث فرمایا آپ ﷺ کو نورِ ہدایت معلم کتاب و حکمت اور شارحِ قرآن بنایا اور یہ ذمہ داری عطا فرمائی کہ آپ اللہ کے بندوں کو قرآن کی تعلیم دیں حکمت کی بات سکھائیں اپنی احادیث اور سنت کے ذریعے اللہ تعالی کے احکام کی تشریح و توضیح کریں اور لوگوں کو بُرے اعمال اور گندے اخلاق سے پاک وصاف کریں اللہ تعالی جلّ جلالہ نے اپنے اس عظیم احسان کا یوں تذکرہ

(١) البقرة : ٢٣١.

فرمایا:(لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ)[1]. حقیقت میں اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا جبکہ ان میں انہیں میں سے ایک ایسے رسول کو مبعوث فرمایا جوان کو اللہ کی آیتیں پڑھکر سناتے ہیں اور ان کو (باطل عقائد اور بُرے اخلاق سے) پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب اور حکمت (کی باتیں) سکھاتے ہیں، علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں کتاب سے قرآن کریم مراد ہے اور حکمت سے رسول اکرم ﷺ کی سنت اور احادیث مراد ہیں جن کے ذریعے آپ ﷺ نے ہمارے لئے قرآن مجید کی مراد کو واضح فرمایا ہے اور اللہ تعالی کے احکام کو تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے جیساکہ باری تعالیٰ عزّوجلّ کا فرمان عالیشان ہے :(وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ)[2]. اور (اے) رسول یہ قرآن ہم نے آپ پر اسی لئے نازل کیا ہے تاکہ لوگوں کے سامنے آپ ان باتوں کی واضح تشریح کردیں جو ان کیلئے نازل کی گئی ہیں، درحقیقت قرآن کریم کی طرح سنت بھی وَحْیِ الٰہی ہے اور اللہ تعالی کی طرف آپ کو عطا کی گئی ہے چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے :« أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ، وَمِثْلَهُ

---

(١) آل عمران : ١٦٤.
(٢) النحل : ٤٤ .

مَعَهُ»[1]. سنو مجھے کتابُ اللہ عطا کی گئی ہے اور اُس کے ساتھ اُسی کے مثل (ایک اور چیز یعنی سنت عطا کی گئی ہے) البتہ قرآن کریم کا لفظ اور معنی دونوں اللہ کی طرف نازل کیا ہوا ہے جب کہ سنت اور احادیث کا مفہوم اللہ کی جانب سے ہے اور اس کے الفاظ رسول اکرم ﷺ کی طرف سے ہیں قرآن مجید کو وَحِیِ متلو اور اَحادیث مبارکہ کو وَحِیِ غیر متلو کہا جاتا ہے الغرض سنت اور احادیث بھی اللہ تعالی کے نازل کردہ احکام وقوانین ہیں جن کو رسول رحمت ﷺ نے اپنے الفاظ میں بیان فرمایا ہے آپ ﷺ کے کلام کی شان میں خدائے عزّوجلّ کا ارشاد ہے: ﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى * إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى ﴾[2]. اور یہ (نبی) اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے یہ تو خالص وَحِی ہے جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے

سنتِ نبوی کی اہمیت کا شعور رکھنے والو! : آئیے ذرا سنت کے معنی اور اسکی اہمیت پر غور وخوض کریں تو جاننا چاہیے کہ نبیٔ کریم ﷺ کے پاکیزہ اقوال وافعال اور تقریرات کو سنت کہتے ہیں تقریر کا مطلب ہے کہ کوئی کام آنحضرت ﷺ کے سامنے کیا گیا یا آپ کو کسی کام کی اطلاع دی گئی پھر آپ ﷺ نے اس پر سکوت فرمایا اور کوئی تنبیہ یا نکیر نہیں فرمائی، ان سب کو سنت کہتے ہیں قرآن کریم کی طرح سنت بھی شرعی حجت اور

---

(١) أبو داود : ٤٦٠٤ ، وأحمد : ١٧١٧٤.
(٢) النجم : ٣ – ٤.

دلیل ہے، باری تعالی نے نبیٔ رحمۃ للعلمین ﷺ کو فصاحت وبلاغت کے اعلی پیمانے پر فائز فرمایا تھا اسی لئے احادیث مبارکہ فصاحت وبلاغت حسنِ بیان اور توضیح مراد میں امتیازی مقام رکھتی ہیں آپ ﷺ کو جوَامعُ الکَلِم کی نعمت عطا ہوئی تھی خود آپ ﷺ کا فرمان ہے: « أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ »(١). جوَامعُ الکَلِم کا مطلب ہے مختصر الفاظ میں زیادہ مفہوم ادا کرنا یعنی دریا کو کوزے میں بند کردینا، آپ ﷺ کی بعض احادیث وہ ہیں جن میں کوئی شرعی حکم بیان فرمایا گیا ہے امت کو کوئی ہدایت دی گئی ہے، کچھ احادیث ایسی ہیں جن میں آپ ﷺ نے قرآن کریم کے کسی حکم کی تاکید فرمائی ہے جبکہ بعض احادیث وہ ہیں جن میں عبادات ومُعا مَلات وغیرہ سے متعلق کسی قرآنی فرمان کی تشریح وتوضیح کی گئی ہے مثلاً قرآن کریم میں مجمل طور پر نماز اور زکوۃ کا حکم دیا گیا ہے اس کی تفصیل نہیں بیان کی گئی ہے چنانچہ ارشاد ہے: (وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ)(٢). اور نماز قائم کرتے رہو اور زکوۃ ادا کرتے رہو اور رسول کی اطاعت کرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے، پھر آپ ﷺ نے احادیث اور سنتوں سے اس کو واضح فرمایا اور نماز کی تفصیل بیان فرمائی کہ فرض نمازیں کتنی ہیں ہر فرض کی رکعات کتنی ہیں اسی طرح دوسری نمازوں کی تفصیل بیان فرمائی اور ان کی

---

(١) متفق عليه .

(٢) النور : ٥٦ .

ادائیگی کا عملی نمونہ پیش فرمایا اور اپنے اس عمل کی پیروی کا حکم دیا چنانچہ ارشاد ہے : «صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي»[1]. تم لوگ جس طرح مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو اسی طرح نماز ادا کرو، اسی طرح رسول اکرم ﷺ نے وجوبِ زکوۃ کی شرطیں اور مقدارِ وجوب وغیرہ کی وضاحت فرمائی ایسے ہی ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم میں حج کا حکم اجمالی طور پر ذکر کیا گیا ہے اور اسکی تفصیل حدیث پاک میں بیان کی گئی ہے پھر آپ ﷺ نے خود حج فرمایا اور اس کا عملی نمونہ پیش فرماکر اپنی اطاعت کا حکم دیدیا: «خُذُوا عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ»[2]. لوگو: تم حج کے احکام اور اس کی ادائیگی کا طریقہ مجھ سے سیکھ لو، اسی طرح قرآن کریم میں احسان کا حکم دیا گیا ہے باری تعالی کا ارشاد ہے: (وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ)[3]. اور نیکی اور احسان کیا کرو بے شک اللہ تعالی احسان کرنیوالوں سے محبت فرماتا ہے، پھر رسول رحمت ﷺ نے احسان کی صورتوں کی مکمل وضاحت فرمادی جو اعلی اقدار وافعال اور پاکیزہ اخلاق پر مشتمل ہیں مثلاً عبادت میں احسان واخلاص اختیار کرنا، مریضوں کی عیادت کرنا، فقیروں اور مسکینوں کی مدد کرنا، بوڑھوں اور بزرگوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا، بڑوں کی تعظیم، چھوٹوں پر

---

(١) البخاري : ٦٣١ .

(٢) مسلم : ١٢٩٧، والبيهقي في السنن الكبرى : ٩٥٢٤ واللفظ له.

(٣) البقرة : ١٩٥.

شفقت، ہمت و شجاعت، زہد وقناعت، جود و سخاوت ، کرم وشفقت ،مروت و وجاہت،عدل وصداقت اورامانت ودیانت وغیرہ احسان میں شامل ہیں الغرض رسول اکرم ﷺ نے اپنی احادیث کے ذریعے قرآن کے تمام مجمل اور مختصراحکام کی تفصیل بیان فرمادی ہے اور اپنے اعمال سے ان کا عملی نمونہ پیش فرمادیا ہے

نبیٔ رحمۃ للعلمین ﷺ سے عقیدت و محبت رکھنے والو! صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے احادیث اور سنتوں کی حفاظت کا بے انتہاء اہتمام فرمایا تھا ان کو نبیٔ رحمۃ للعلمین ﷺ کی احادیث سے عشق تھا انہوں نے احادیث کو یاد کرنے پر خصوصی توجہ دی تھی سنتوں کی روشنی میں اپنی زندگی کوڈھال کران کی عملی حفاظت فرمائی تھی پھر پوری امانت ودیانت اور حفاظت وصیانت کے ساتھ ان کو بیان کردیااور اپنے بعد کے ثِقہ اور معتمد حضرات کی طرف منتقل کردیا تھا اسی طرح تابعین ،تَبعِ تابعین، محدثین عظام اور علمائے کرام رحمۃ اللہ علیہم نے احادیث کی خدمت و حفاظت کواپنی زندگی کا مقصد بنالیا تھا اور بہت چھان پھٹک کر پوری تحقیق کے ساتھ احادیث کا استخراج کیا صحیح حَسَن اور ضعیف وغیرہ تمام احادیث کادرجہ متعیّن فرمایا جرح وتعدیل کا اصول مرتب کیااور حدیث کے راویوں کیلئے یہ لازم قراردیاکہ وہ تقوی وپرہیز گاری، صداقت ودیانت، ذکاوت وباریک بینی اور

فہم وفراست میں امتیازی شان رکھتے ہوں اور اول سے آخر تک تمام رُواۃ اِنہیں صفات کے حامل ہوں خدمت حدیث کے میدان میں بہت سے محدثین عظام اور علمائے کرام نے انتہائی نمایاں اور روشن کارنامہ انجام دیاہے انہوں نے احادیث کی خدمت کیلئے اپنی زندگی وقف کردی احادیث کو حفظ کیا ان کو جمع کرنے اور ان کی اَسناد کی تحقیق کیلئے لمبی لمبی مسافت طے کی اور ان کے معانی کی شرح وتوضیح کیلئے مختلف ملکوں اور شہروں کا سفر کیااور پوری تحقیق وتدقیق اور امانت ودیانت کے ساتھ ان کو دوسروں تک پہونچادیا بعض محدثین نے حدیث کی کتابیں مرتب فرمائیں اور کو اپنی کتابوں مین جمع فرمادیا اس طرح حدیث کا یہ بابرکت اور عظیم ذخیرہ پوری ثقاہت وعدالت اور حفاظت وصیانت کے ساتھ منتقل ہوکر ہم تک آگیا خدمت حدیث کی برکت سے اللہ تعالی نے ان علمائے کبار رحمۃ اللہ علیہم کو دائمی مقبولیت اور عالمی شہرت عطافرمادی ان محدثین عظام کا ہم پر یہ حق ہے کہ ہم ان کی نادر تحقیقات اور علمی خدمات کی اہمیت کا ادراک کریں ان سے بھر پور استفادہ کریں ان کے مخلصانہ کارناموں کی قدر کریں اور ان کیلئے رحمت ومغفرت کی دعاکرتے رہاکریں

برادرانِ اسلام و معزز خواتین! نبیٔ اکرم ﷺ کی ذاتِ بابرکات اور سنتوں کی تعظیم ہم پر لازم ہے اسی طرح یہ بھی ضروری ہیکہ ہمارے قلوب سنت اور احادیث کی عقیدت واحترام سے معمور ہوں اور اس کے مطابق اپنی زندگی ڈھال کر ہم اپنے کو نیک بخت بنالیں باری تعالی جَلّ جَلالُه کا فرمان ہے: ﴿ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ﴾[1]. بے شک ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور ڈرانیوالا بناکر بھیجا تاکہ (اے مسلمانو) تم اللہ پر اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کے (دین) کی مدد کرو اور اسکی تعظیم کرو، آیت کریمہ میں تعزیر کا مطلب ہے سرورِ کونین ﷺ کی تعظیم اور عقیدت واحترام[2]. آپ ﷺ کی تعظیم اور آپ سے عقیدت کا تقاضا ہیکہ احادیث اور سنتوں کا مکمل احترام کیا جائے اور آپ ﷺ کے فرمان پر ایمانی حرارت اور قلبی بشاشت کے ساتھ عمل کیا جائے: ﴿ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾[3]. اور رسول تم کو جو کچھ عطا کریں وہ لے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جاو، یعنی رسول جس کام کا حکم فرمائیں

---

(١) الفتح : ٨ - ٩.
(٢) تفسير الطبري : (٢٢/٢٠٦).
(٣) الحشر : ٧ .

اس کو پورا کرو اور جس سے منع فرمائیں اس سے اجتناب کرو[1] اور آپ کی احادیث اور سنتوں پر عمل کرو[2] نیز تمام احوال میں آپ کے اقوال وافعال کی پیروی کرو[3] بلاشبہ جملہ اقوال وافعال اور زندگی کے ہر مُعاملے میں آپ ﷺ کی ذاتِ بابرکات ہم مسلمانوں کیلئے اسوہ اور نمونہ ہے باری تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾[4]. تم لوگوں کیلئے رسولُ اللہ کی ذات میں ایک عمدہ اسوہ ہے، رسول اکرم ﷺ کی تعظیم اور اطاعت وفرمانبرداری ہماری سعادت ونیک بختی کی بنیاد اور ہماری فلاح وکامرانی کا سبب ہے: ﴿فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾[5]. سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لائے اور انکی حمایت کی اور انکی نصرت کی اور اس نور کا اتباع کیا جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں یااللہ یاکریم ہمارے قلوب کو نبی رحمت ﷺ کی عقیدت ومحبت سے معمور فرما سنتوں پر عمل کی توفیق عطا فرما نیز ہم کو اپنی رحمت

---

(١) تفسير ابن كثير : (٦٧/٨).
(٢) الاستذكار : (٤٥٣/٥)
(٣) تفسير القرطبي :(١٥٥/١٤).
(٤) الأحزاب : ٢١.
(٥) الأعراف : ١٥٧.

وعنایت اور اپنے فضل وکرم سے نواز دے اور اپنے خاص بندوں میں شامل فرمالے

*** فَاللَّهُمَّ وَفِّقْنَا جَمِيعًا لِطَاعَتِكَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ، عَمَلًا بِقَوْلِكَ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ) [١].

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) النساء : ٥٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! رحمتِ عالم ﷺ نے علم و معرفت میں زیادتی اور ترقی حاصل کر نیکی ترغیب دی ہے نیز آپ ﷺ نے علم و حکمت اور ہدایت و معرفت کو پانی کساتھ تشبیہ دی ہے یعنی انسان کیلئے علم اسی طرح اہم اور ضروری ہے جس طرح زندگی کیلئے پانی ضروری ہے ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ جس علم اور ہدایت کے ساتھ اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اس کی مثال زبردست بارش جیسی ہے جو ایسی زمین پر برسے جو نرم اور شاداب ہو اور وہ زمین بارش سے اچھی طرح سیراب ہو کر خوب فصل اور سبزہ اُگائے جس نتیجے میں ہر طرف ہریالی پھیل جائے آپ ﷺ نے آگے ارشاد فرمایا: **« فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللَّهِ، وَنَفَعَهُ بِمَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ، فَعَلِمَ وَعَلَّمَ »**[1]. سو یہ اس شخص کی مثال ہے جو اللہ کے

(١) متفق عليه .

دین کا علم حاصل کرے اور جس (ہدایت اور علم کے ساتھ) اللہ نے مجھے مبعوث فرمایاہے وہ اس کیلئے یوں فائدہ مند ہو کہ یہ اسے خود سیکھے اور دوسروں کو بھی سکھائے، اس مثال سے واضح ہوا کہ اپنی زندگی کو کامیاب اور شاداب بنانے کیلئے ضروری ہیکہ علمی میدان میں سبقت کی جائے احادیث کی معرفت حاصل کی جائے اپنی زندگی سنت کے مطابق ڈھالی جائے اور دوسروں کو اس کی تعلیم وترغیب دی جائے بلاشبہ سنتوں پر عمل کا اجر وثواب بہت زیادہ ہے، یہ بہت بڑی سعادت اور نیک بختی ہے رب ذوالجلال والاکرام نے اپنی محبت کا حوالہ دیکر بندوں کو اپنے احکام پر اوراوراپنے حبیب ﷺ کی سنتوں پر عمل کا حکم دیاہے اور اس اطاعت کے صلے میں انہیں اپنی محبت اور مغفرت کا وعدہ فرمایاہے چنانچہ ارشاد ہے: (قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ)(١). آپ فرماد یجئے کہ اگر تم لوگ اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میرا اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھاری خاطر تمھارے گناہ مُعاف کردے گا۔ اور اللہ بہت مُعاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔ آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعاہے کہ الہ العلمین ہم کو آنحضرت ﷺ سے اور آپ ﷺ کی سنتوں سے حقیقی محبت نصیب فرما اور ان پر عمل آسان فرما سنت کو ہمارے قلوب کی بہار دلوں

(١) آل عمران : ٣١.

کانوراور آنکھوں کا سُرور بنادے ہماری عبادت و تلاوت اذکار واستغفار اور جملہ طاعات کو قبول فرما*** *

هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى مَنْ أُمِرْتُمْ بِالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ، قَالَ تَعَالَى:(**إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)**[١].

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ إِيمَانًا صَادِقًا، وَيَقِينًا دَائِمًا، وَرَحْمَةً نَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْبَارِّينَ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ، الْمُحْسِنِينَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَأَرْحَامِهِمْ. اللَّهُمَّ بَارِكْ فِي أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا، وَاجْعَلْنَا لَكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ، وَلِنِعَمِكَ مِنَ الْمُقَدِّرِينَ، وَبِفَضْلِكَ مِنَ الْمُقِرِّينَ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الْفَائِزِينَ بِجَنَّاتِ النَّعِيمِ، يَا أَكْرَمَ مَنْ سُئِلَ، وَيَا أَجْوَدَ مَنْ أَعْطَى، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ لِكُلِّ خَيْرٍ، وَاحْفَظْهُ بِحِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ، وَوَفِّقِ اللَّهُمَّ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَأَيِّدْ إِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.**

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيْخَ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمْ رَحْمَةً وَاسِعَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَأَفِضْ عَلَيْهِمْ مِنْ خَيْرِكَ وَرِضْوَانِكَ.** وَأَدْخِلِ اللَّهُمَّ فِي عَفْوِكَ وَغُفْرَانِكَ وَرَحْمَتِكَ آبَاءَنَا وَأُمَّهَاتِنَا، وَجَمِيعَ أَرْحَامِنَا، وَمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا.

---

(١) الأحزاب : ٥٦ .

اللَّهُمَّ احْفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ اسْتِقْرَارَهَا وَرَخَاءَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَزِدْهَا فَضْلًا وَنِعَمًا، وَحَضَارَةً وَعِلْمًا، وَبَهْجَةً وَجَمَالًا، وَمَحَبَّةً وَتَسَامُحًا، وَأَدِمْ عَلَيْهَا السَّعَادَةَ وَالْأَمَانَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَاجْزِ خَيْرَ الْجَزَاءِ أُمَّهَاتِ الشُّهَدَاءِ وَآبَاءَهُمْ وَزَوْجَاتِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ جَمِيعًا، اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ. اللَّهُمَّ كُنْ مَعَهُمْ وَأَيِّدْهُمْ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ أَهْلَ الْيَمَنِ إِلَى كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْمَعْهُمْ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَارْزُقْهُمُ الرَّخَاءَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ انْشُرِ الاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.